132959-اسلام میں عورت کی عزت وتکریم اور جاہلیت کی اہانت وتوہین

سوال

یورپ اسلام پر عورت کی توہین کرنے کی تہمت لگاتا ہے ، توعورت کا اسلام میں کیا مقام ومرتبہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

دین اسلام میں عورت کواتنا اونچا مقام مرتبہ حاصل ہوا ہے جواسے پہلے کسی ملت میں حاصل نہیں ہوا تھا اور نہ ہی کوئی اورامت اسے پا سکی ۔

دین اسلام نے انسان کوجوعزت واحترام دیا ہے اس میں مرد وعوت دونوں برابر کے شریک ہیں ، اوروہ اس دنیا میں اللہ تعالی کے احکامات میں برابر ہیں اوراسی طرح دار آخرت میں اجرو ثواب میں بھی برابر ہیں ، اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

{اوریقینا ہم اولاد آدم کوبڑي عزت دی } الاسراء (70) ۔

اوراللہ عزوجل کا ایک جگہ پرفرمان کچھ اس طرح ہے :

{ماں باپ اورعزیزواقارب کے ترکہ میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی اس میں حصہ ہے جوماں باپ اورعزیزواقارب چھوڑکر مریں } النساء (7)

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے فرمان ہے :

{اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ } البقرۃ (228) ۔

اوراللہ مالک الملک کا فرمان اس طرح بھی ہے :

{مومن مردو عورتیں آپس میں ایک دوسرے (مددگارومعاون اور) دوست ولی ہیں } التوبۃ (71) ۔

اوراللہ تبارک وتعالی نے والدین کے متعلق کچھ اس طرح فرمایا :

{اور آپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اورکی عبادت نہ کرو ، اورماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں توان کے آگے اف تک نہیں کہنا اور نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا ۔

اورعاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اوردعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان پر بھی ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی } الاسراء (23-24) ۔

اورفرمان باری تعالی ہے :

.{پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی کہ تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہرگز ضائع نہیں کرونگا}.آل عمران (195) ۔

اور اللہ جل شانہ نے فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{اور جو بھی نیک عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت لیکن وہ مومن ہو تو ہم اسے یقینا بہتر زندگی عطا فرمائیں گے ، اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے}.النحل (97) ۔

اور اللہ عزوجل نے ایک مقام پر اس طرح فرمایا :

.{اور جو بھی ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت یقینا ایسے لوگ جنت میں جائیں گے ، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا}.النساء (124) ۔

یہ ہے وہ عزت و تکریم اور مقام و مرتبہ جو اسلام نے عورت کو دی جس کی مثال نہ تو کسی اور دین میں اور نہ ہی کسی قانون میں ملتی ہے ، بلکہ رومن (اٹلی) جدت پسندوں نے تو یہ قانون پاس کیا ہے کہ عورت مرد کے تابع رہتے ہوئے اس کی غلام ہے اور اس کے مطلقا کوئی حقوق نہیں ۔

اٹلی میں ایک بڑے اجتماع کے بعد عورت کے متعلق بحث و مناقشہ کے بعد یہ پاس کیا گیا کہ یہ ایک ایسا حادثہ ہے جسے کچھ اہمیت حاصل نہیں ، اور عورت اخروی زندگی کی وارث نہیں بنے گی اور یہ پلید ہے ۔

جاہلیت میں تو عورت ایک گھٹیا سی چیز تھی اسے بیچا اور خریدا جاتا اور اسے شیطانی پلیدی شمار کیا جاتا تھا ۔

اور قدیم ھندوستانی قوانین تو یہاں تک کہتے ہیں کہ وبائیں اور موت جہنم اور آگ اور سانپوں کا زہر عورت سے بہتر ہے ، اور اسے زندہ رہنے کا حق صرف خاوند کے ساتھ ہی تھا اگر خاوند مرجائے اور اسے آگ میں جلایا جاتا تو عورت بھی اس کے ساتھ ہی زندہ جل مرتی اور اگر وہ خاوند کے ساتھ نہ جلتی تو اسے لعن طعن کا سامنا کرنا پڑتا تھا بلکہ ھندوستان کے بعض علاقوں میں تو ابھی تک یہ موجود ہے ۔

اور یھودیت میں یھودی عورت کا کیا حال تھا اس کا بھی ہم جائزہ لیتے ہیں عہد قدیم میں یہ مندرجہ ذیل بات موجود ہے :

میں اور میرا دل حکمت و عقل کے علم اور اسے حاصل اور تلاش کرنے کے لیے گھوما پھرا تاکہ میں شر کو جوکہ جہالت اور حماقت کو جوکہ جنوں ہے معلوم کرسکوں ، تو میں نے موت کو پایا عورت جوکہ کھڑکی اور اس کا دل تسمہ اور اس کے ہاتھ بیڑیاں ہیں ۔ سفر الجامعۃ الاصحاح (7 : 25–26) ۔

یہ تو معلوم ہی ہے کہ عہد قدیم پر یھودی اور عیسائی دونوں کا ایمان ہے اور وہ اسے مقدس سمجھتے ہیں ۔

زمانہ قدیم میں عورت کا یہ حال تھا اور موجودہ اور اس سے پہلے ماضی قریب کے دور میں عورت کو کیا کچھ حاصل ہے اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعات کریں گے :

ایک ڈانمارک کا ایک مصنف (wiethkordsten) عورت کے بارہ میں کیتھولک چرچ کے نقطہ نظر کی شرح کرتے ہوئے کہتا ہے :

(دور وسطی میں یورپی عورت کا بہت ہی کم خیال رکھا جاتا تھا اس لیے کہ کیتھولک چرچ کے مذہب میں عورت دوسرے درجہ کی مخلوق شمار ہوتی ہے)

(586م) میلادی کو فرانس میں عورت کے بارہ میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ آیا عورت انسان شمار ہوتی ہے یا کہ نہیں ؟

اوراس کانفرنس میں مناقشہ کرنے بعد یہ قرار پاکہ عورت ایک انسان ہے لیکن وہ مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے ۔

اورفرانسیسی قانون کی شق نمبر (217) میں مندرجہ ذیل بات کہی گئی ہے :

(شادی شدہ عورت (اگرچہ اس کی شادی اس بنیاد پر ہوئی ہو کہ اس کی اوراس کے خاوند کی ملکیت علیحدہ ہی رہے گی) کا کسی کے لیے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی ملکیت کو منتقل کرسکتی اورنہ ہی اسے رہن رکھ سکتی ہے ، اورنہ ہی وہ عوض یا بغیر عوض اپنے خاوند کی معاھدے میں شرکت کے بغیر یا پھر اس کی موافقت جوکہ لکھی ہوئی ہو کے بغیر مالک بن سکتی ہے)

اورانگلینڈ میں ہنری ہشتم نے انگریز عورت پر کتاب مقدس پڑھنا حرام قرار دیا ، حتی کہ (1850) میلادی تک عورتوں کو شہری ہی شمار نہیں کیا گیا ، اوران کے لیے (1882) میلادی تک کوئی کسی قسم کے حقوق شخصی نہیں تھے ۔ دیکھیں کتاب : سلسلۃ مقارنۃ الادیان ۔ تالیف احمد شلبی جلد (3) صفحہ (210–213) ۔

اوردور حاضر میں یورپ اورامریکہ اوردوسرے صنعتی ممالک میں عورت ایک ایسی گری پڑی مخلوق ہے جو صرف اورصرف تجارتی اشیاء کی خرید وفروخت کے لیے استعمال ہوتی ہے ، وہ اشتہاری کمپنیوں کا جزلا ینفصل ہے ، بلکہ یہاں حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ اس کے کپڑے تک اتروا دیے گئے ہیں اوراس کے جسم کو تجارتی اشیاء کے لیے مباح کرلیا گیا ہے ،اورمردوں نے اپنے بنائے ہوئے قانون سے اسے اپنے لیے ہر جگہ پر اس کے ساتھ کھیلنا ہی مقصد بنا لیا ہے ۔

اس کا خیال اس وقت رکھا جاتا ہے جب تک تو وہ اپنے ھاتھ یا پھر فکروسوچ سے مال وغیرہ خرچ کرے اورجب وہ بڑی عمر کی ہوجائے اوراپنے حواس کھو بیٹھے اورکسی کو کچھ نہ دے سکے تو معاشرہ اس سے علیحدہ ہوجاتا ہے اوراسی طرح ادارے بھی اس کو چھوڑ دیتے ہیں اوروہ اکیلی یا تو اپنے گھر میں زندگی گزارتی ہے یا پھر نفسیاتی ہسپتالوں میں ۔

توآپ اس کا مقارنہ وموازنہ (اس میں کوئی کسی قسم کی برابری نہیں) اس سے کریں جو قرآن مجید میں آیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں}. التوبۃ (71) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورعورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ}. البقرۃ (228) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورآپ کا رب صاف صاف یہ حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اورکی عبادت نہ کرو ، اورماں باپ کے ساتھ احسان کرو ، اگر آپ کی موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہیں کہنا اورنہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا ۔

اورعاجزی اورمحبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اوردعا کرتے رہنا کہ اے میرے رب ان بھی ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی} الاسراء (23–24) ۔

اورجب عورت کواس کے رب نے اسے یہ عزت واحترام دیا توساری بشریت کے لیے واضح کردیاکہ عورت کواس لیے پیداکیا ہے کہ یاتووہ ماں اور بیوی ہوگی یاپھر بیٹی اوربہن کے روپ میں ، اوراس کے لیے خصوصی قوانین بھی مشروع کیے جوکہ صرف عورت کے ساتھ خاص ہیں نہ کہ مرد کے ساتھ ۔

یہ مضمون ڈاکٹر محمد بن عبداللہ بن صالح السحیم کی کتاب : الاسلام اصولہ ومبادؤہ سے لیاگیا ۔

واللہ اعلم .